در احوالِ شہادت

حضرت امیرالمؤمنین علیہ السلام

کوفے میں جب قیامِ شہِ لافتیٰ ہوا | اک دن حسنؑ حسینؑ نے مولاؑ سے یوں کہا
بابا ہماری بہنیں بہت دن سے ہیں جدا | بلوالیں ان کو ہم، ہو اگر حکم آپ کا
خوش خوش مدینے سے جو وہ معصوم آئینگی
عزت کے ساتھ زینبؑ و کلثومؑ آئینگی

بابا قریب آ ہی رہا ہے مہِ صیام | رکھیں گے روزے بھائی بہن ساتھ یا امامؑ
معقول ہو گا روزہ کشائی کا اہتمام | جب ہو گی عیدِ فطر تو خوش ہونگے ہم تمام
حضرت کے زیرِ سایہ پڑھینگے نمازِ عید
حاصل نیاز مندوں کو ہو گا جوازِ عید

رونے لگے علیؑ ولی سن کے یہ بیاں | فرمایا جاؤ، بہنوں کو لے آؤ میری جاں
تکلیف ہو سفر میں نہ ان کو یہ رکھنا دھیاں | کوفے سے دور تم کو خبر بھیجنا یہاں!
معلوم ان کا مرتبہ ہو گا خدائی کو
خود آؤں گا میں بیٹیوں کی پیشوائی کو

www.emarsiya.com

بیٹا خروجِ حسینؑ پہ خطۂ عراق ہے | کوفے کی بستی موجبِ افتراق ہے
طینت میں اس کی مکر ہے شر ہے نفاق ہے | اکثر دلوں پہ عظمتِ اسلام شاق ہے
باشندوں سے یہاں کے امیدِ وفا نہیں
وہ کلمہ گو ہیں یہ، جنہیں خوفِ خدا نہیں

بیٹا مہِ صیام یقیناً قریب ہے | کوثر ہے پاس خلد کا گلشن قریب ہے
پیارو تمہارے باپ کا مسکن قریب ہے | جسمِ ابوترابؑ کا مدفن قریب ہے
انیسویں کی صبح کو تلوار کھائیں گے
اکیسویں کو ہم لحد اپنی بسائیں گے

یثرب میں رہ کے زینبؑ و کلثومؑ ہیں اداس | اچھا ہے میری بیٹیاں آ جائیں میرے پاس
دیکھیں جو سر شگافتہ میرا بدور یاس | ان کو دلاسہ دینا کہ کھو بیٹھیں وہ حواس
آوازیں ان کے نوحوں کی باہر نہ آنے پائیں
لاشے کی پیشوائی کو در پہ نہ آنے پائیں

پیارو تمہیں نصیب کہاں انبساطِ عید | اعدا نہ ہونے دیں گے میسر نشاطِ عید
رنگین میرے خون سے ہو گی بساطِ عید | رکھنا خیالِ رابطۂ و اختلاطِ عید
بابا کو روزِ عید نہ پاؤ گے تم حسنؑ
اس عید کی نماز پڑھاؤ گے تم حسنؑ

بیٹا ہمارے بعد۔ نہ آرام کیجیو | ہر گام پر اشاعتِ اسلام کیجیو
خوشنودیٔ خدا کے لیے کام کیجیو | قائم ہو جس سے امن وہ اقدام کیجیو
ہر سانس وقفِ شکرِ خدائے قدیر ہو
سیرت مطیعِ طبعِ رسولِ کبیر ہو!

بیٹا تمہیں بھی زہرِ دغا دیں گے بدلقیں | باغِ رسولؐ کاٹینگے لوٹینگے اہلِ کیں
لاشِ حسینؑ کردیں گے پامال جب لعیں | پسماندگاں کو قید کریں گے منافقیں!
ایذائیں اہلِ جور سے پائیں گے اہلبیتؑ
ہو کر اسیر کوفے میں آئیں گے اہلبیتؑ

مشتاقِ دیدِ زینبؑ و کلثومؑ ہیں جواب | یہ عورتیں بھی ان کو ستائینگی بے سبب
کھا کر جو دیں گی بچوں کو صدقات کے رطب | زینبؑ کہیں گی بی بیو صولی ہو کیوں ادب
پہچانو ہم کو صدقہ نہ دو۔ دل ملول ہیں
اُمت ہو تم ہماری۔ ہم آلِ رسولؐ ہیں

جب مل گئی اجازتِ سلطانِ مشرقین | یثرب سے کوفے بہنوں کو لائے حسینؑ
بستی سے دور ٹھہرے ہوئے تھے جو نورِ عین | کہتے تھے اہلِ کوفہ سے یہ سرورِ حنین!
آتی ہیں میری بیٹیاں پردہ ہو راہ میں
کوئی چرندہ ہو نہ پرندہ ہو راہ میں

www.emarsiya.com

دربان و پہریدار رہیں گردنیں جھکاتے | بچہ بھی کوئی حائلِ پردہ نہ ہونے پائے
انبوہِ عورتوں کا نہ محمل کے پاس جائے | تنہا سلام کرنے کو باپردہ بی بی آئے
بے پردگی کے خوف سے آنسو نکلتے ہیں
مجمع سے میری بیٹیوں کے دل دہلتے ہیں

کوفے میں آرہی تھیں جو زہراؑ کی بیٹیاں | استادہ تھیں قناتیں سرِ رہ تا مکاں
تاریک شب بھی، شہرِ خموشاں کا تھا سماں | محمل کے گرد حلقے [illegible] تھے ہاشمی جواں
حسنینؑ ہوشیار و خبردار آتے تھے
پکڑے مہار حیدرِ کرار آتے تھے

اک دن تو تھا یہ زینبؑ و کلثومؑ کا حشم | اک دن اسیرِ ظلم و ستم تھیں محترم
انبوہ میں جو شرم سے اٹھتے نہ تھے قدم | درّے لگا رہے تھے ستمگر دمبدم
پکڑے مہار عابدِ بیمار روتے تھے
اہلِ تماشا بھی سرِ بازار روتے تھے

کوفے میں بیٹیاں جو علیؑ کی ہوئیں مقیم | دن گزرے [illegible]
سجدے میں ہو گیا سرِ خیبر شکن دو نیم | شیرِ خدا کے زخم [illegible]
اسلام کا وقار و شرف دفن ہو گیا
خاکِ نجف میں شاہِ نجف دفن ہو گیا

اُعدا کے مکر و شر کا نشانہ بنے حسنؑ | بہنوں کو ساتھ لے کے چلے جانبِ وطن
رخصت جو کرنے آئے تھے کوفے کے مرد و زن | سب کی زباں پہ تھے یہ عقیدت نما سخن
سبطِ رسولؐ جا رہے ہیں ہم سے دور آپ
وعدہ کریں کہ آئیں گے کوفے ضرور آپ

بولے حسینؑ اے مرے غمخوار کوفیو | وعدہ کرو یہ تم بھی وفادار کوفیو
بھولو گے اپنے عہد نہ اقرار کوفیو | بھیجو جو ہمیں سفیر طلبگار کوفیو
گلیوں میں بے وفائی کا نقشہ نہ کھینچنا
پاؤں میں رسی باندھ کے لاشہ نہ کھینچنا

آئیگا ایک روز یہاں میرا کارواں | ہو نگی برہنہ سر سرِ بازار بی بیاں
بچوں کی گردنوں میں کسی ہونگی رسیاں | لوہے میں جکڑا ہوگا مریض ایک ناتواں
نیزہ دلِ رسولِؐ خدا پر نہ مارنا
سر پر کسی شہید کے پتھر نہ مارنا

خاموش ہو ظہورؔ مناسب ہے اختصار | غم سے ہیں روزہ دار و عزادار بیقرار
الفاظ تیرے بن کے ہوتے ہیں دلوں کے پار | کل مومنوں کے حق میں دعا کر بانکسار
ہر قیدِ اضطراب و الم سے رہائی ہو
سب دولتیں نصیب ہوں جائز کمائی ہو

www.emarsiya.com

مرثیہ

کہتے ہیں کہ جب شاہ کی رحلت کی شب آئی | یعنی شہ مرداں کی شہادت کی شب آئی
روپوشیٔ خورشیدِ امامت کی شب آئی | پہلے ہی قیامت سے قیامت کی شب آئی
تھا حشر جو ماتم کدۂ شیرِ خدا میں
مولا کے مولائی بھی تھے مشغول بکا میں

بند آپ کی آنکھیں تھیں جو شدتِ دم کی | مولا تھے کہ تصویر تھے ظلم اور ستم کی
ظاہر تھی علامت سفرِ ملکِ عدم کی | چہرے پہ نظر تھی حرمِ شاہِ امم کی
آثار یتیمی تھے جو معصوم دلوں پر
شمشیرِ الم چلتی تھی مغموم دلوں پر

تھے ضعف سے خاموش کہ غش حیدرِ صفدر | دل میں جو اٹھا درد تڑپنے لگے سرور
آہستہ یہ فرمایا کہاں ہیں مرے دلبر | ہے کوچ کی ساعت ہمیں رخصت کریں آ کر
ہے اپنی طلب محفلِ تسلیم و رضا میں
جانا ہے ہمیں خدمتِ محبوبِ خدا میں